چہ گویم باتو مرآئی چہا در قادیان بینی | (ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی) | دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

جلد ۱۷ | مؤرخہ ۷ اکتوبر ۱۹۱۳ء مطابق ۶ ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ ہجری | نمبر ۲۶

شاید کہ نتواں یافتن دیگر چنیں ایام را

(یاد ثانی)

قرآن شریف جو ہمارا دستور العمل اور ہدایت نامہ ہے ہمیں ہدایت کرتا ہے :-

یایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصدقین-

مومنو تقوا اختیار کرو اور اس حصول تقویٰ کی ایک کلید یہ ہے کہ تم صادقوں کی معیت اختیار کرو۔

ایک صادق کی صحبت انسان کے اندر حیرت انگیز تبدیلی پیدا کر دیتی ہے۔ جس کا دوسروں کو علم ہی نہیں ہو سکتا اس لئے یہ مسئلہ تمام اقوام عالم میں کسی نہ کسی رنگ میں سلم ہے کہ **صحبت را اثر**۔

دنیا میں بہترین راستباز اور تاثیر آفرین صادق خدا تعالےٰ کے مامور اور ان کے جانشین ہوتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک صحبت میں جس گروہ نے اپنی عمریں بسر کیں۔ انہوں نے جو تبدیلی حاصل کی۔ اس کی نظیر زمانہ میں نہیں ملسکتی۔ اور یہ یقینی امر ہے۔ ہاں مشاہدہ اس کی تصدیق کرتا ہے۔ کہ جو لوگ صادقوں کی صحبت سے بے پرواہ ہو کر عمر گذارتے ہیں ان کے علوم وفنون ان کو گناہ آلود زندگی اور نفسانی جذبات سے ہرگز نجات نہیں دلا سکتے۔ اور کم سے کم انتہائی مرتبہ اسلام کہ دلی یقین اسبات پر ہو کہ خدا ہے۔ ان کو ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور جس طرح وہ اپنی اس دولت پر یقین رکھتے ہیں۔ جو ان کے صندوقوں میں بند ہو۔ یا اپنے ان مکانات پر جو ان کے قبضہ میں ہوں۔ ہرگز ان کو ایسا یقین خدا پر نہیں ہوتا۔ وہ سم الفار کھانے سے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ وہ یقیناً جانتے ہیں کہ وہ ایک مہلک زہر ہے۔ لیکن گناہوں کے زہر سے نہیں ڈرتے۔ حالانکہ ہر روز قرآن شریف میں پڑھتے ہیں انہ من یات ربہ مجرما فان لہ جہنم لا یموت فیھا ولا یحییٰ۔

ان حالات میں یہ ضروری امر ہے کہ تقویٰ کے حصول کے لئے اللہ تعالےٰ کی ہستی پر زندہ اور گناہ سوز ایمان حاصل کرنے کے لئے صادقوں کی صحبت ضروری بلکہ لازمی چیز ہے اور بدوں اس کے انسانی زندگی کا مقصد اور غرض پوری نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے ایک صادق ہمیں عطا فرمایا جن کو توفیق ملی انہوں نے اسکے ساتھ پیوند حاصل کیا اور پھر اس پر ترقی کر کے اس کی صحبت کا فیض اپنے اپنے ظرف اور استعداد کے موافق لیا اب اس کا جانشین اور قایم مقام ہم میں موجود ہے۔ اسکی پیرانہ سالی اور آئے دن بعض بیماریوں کے حملوں سے مجھے تحریک کی اور زبردست تحریک کی کہ میں اپنے احباب کو ایک پیام پہنچاؤں اور دردناک الفاظ میں انہیں پکار کر کہوں۔

بشتاب اگر اہل دلی دریاب گر صاحب دلی
شاید کہ نتواں یافتن دیگر چنیں ایام را

کچھ عرصہ کا ذکر ہے کہ حضرت امیر المؤمنین قرآن مجید کے درس کے بعد حدیث کا درس دینے لگے۔ احادیث پڑھ رہے تھے کہ آپ کی آواز میں ضعف اور کمزوری شروع ہوئی۔ اور چہرہ پر ایک زردی آتی گئی۔ حالت سے ایک ربودگی نمایاں تھی۔ سامعین حیرت سے دیکھ رہے تھے کہ کیا ہو رہا ہے۔ خود حضرت امیر المومنین اس قدر جلدی اور تیزی کر رہے تھے کہ گویا سکرات موت میں ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ بہت جلد اپنے محبوب وآقا کی باتیں پہنچا دیں۔ ٹھیک اسی طرح پر آپ اس کام میں مصروف تھے۔ جس طرح پر ایک فوج کا کمانڈر میدان جنگ میں اپنے ملک اور اہل ملک کی حفاظت میں آخری وقت میں جوش ظاہر کرتا ہے۔ لیکن آخر طاقت نے جواب دیدیا۔ اور آپ بیتاب ہو کر چلے۔ اس کے بعد آپ پر ضعف ونقاہت کا سخت حملہ ہوا۔ اس وقت مجھے اس بیماری کی نسبت کیفیت لکھنی مقصود نہیں بلکہ میں اس درد دل کا اظہار کرتا ہوں۔ جو اسی حالت کو دیکھ کر پیدا ہوا۔ اور اس درد نے مجھے اس آرٹیکل کی تحریک کی۔

انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی مالک ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر چھپکر شایع ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ کو ہم نہایت مبارک اور تسلی و اطمینان کا ذریعہ سمجھتے تھے اور اس دور مہدی میں ایسے خوش تھے کہ گویا یہ سایہ سر سے کبھی اٹھنے والا نہیں مگر یکا یک ہمیں داغ یتیمی دیکھنا نصیب ہوا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ ہے نے اپنے فضل سے ہماری دستگیری کی کہ ایک صدیق کو کھڑا کر دیا۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ وہ بھی عمر کے آخری حصہ میں ہے اور بیماری کے اس پر متواتر حملے ہوتے ہیں جو نعمت نور الدین کے ذریعہ ہمیں ملی ہے ہم نے اس کی ابھی تک وہ قدر نہیں کی جو کرنی چاہیئے تھی میں دوسروں کا ذکر نہیں کرتا یہی کہتا ہوں کہ فی الحقیقت میں نے تو اس چشمہ کی طرف منہ بھی نہیں کیا جو آپ مباہت کا وہ ہمارے سامنے پیش کرتا ہے اس لئے دوستو!

اگر من نہ کردم شما حذر بکنید

ہم دن رات دعائیں کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس بابرکت وجود اور نافع الناس وجود کو ہم پر بہت دنوں تک قائم رکھے مگر اس بات سے ہمیں غافل نہیں ہونا چاہیئے جو ہمیں اس سے الگ کر دے گی۔

دل میں اک درد اٹھا آنکھوں میں آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے کیا جانئے ہمیں کیا یاد آیا

ابو البشر اور ابو الملتہ علیہ السلام اور سرور انبیاء صلے اللہ علیہ وسلم جیسے بزرگ اٹھ گئے تو کسی اور کی کیا ہستی ہے۔ یہ زمانہ بھی کسی قدر لمبا ہو پھر بھی کم ہے اور زندگی کا ہر سانس اور ساعت ہمیں اس کے قریب کر رہا ہے۔ اس لئے میں ہمدردی سے اپنے دوستوں کو کہتا ہوں کہ وہ

قادیان میں اپنی آمدورفت کے سلسلہ کو وسیع

کر دیں۔ اور قادیان میں اقامت کے زمانہ کو دراز کر دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی صحبت میں رہ کر اس مقصد کو حاصل کریں جو وہ لیکر آیا ہے یہ زمانہ پھر آنیکا نہیں۔ بڑے بڑے عالم بڑے بڑے طبیب اور قرآن دان بھی ہوں گے۔ مگر یہ یاد رکھو کہ

نور الدین نہ ہوگا!

وہ درد وہ تڑپ اور خیر خواہی کا جوش جو اللہ تعالیٰ نے اس کی فطرت میں رکھا ہے وہ نہیں ملیگا۔ اس لئے اس سے پہلے کہ تم اس زمانہ کو یاد کرو۔ اس کی قدر کرو۔ وہ تم سے تمہارے سلام کا بھی خواہشمند نہیں ہاں یہ چاہتا ہے تمہارا بھلا ہو تم کو دین پہونچے اور تمہاری عملی اصلاح ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ لکھا ہے کہ سچ تو یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچانتا وہ قرآن مجید کو بھی نہیں پہچان سکتا۔ ہاں یہ بات بھی درست ہے کہ قرآن شریف ہدایت کے لئے نازل ہوا ہے مگر قرآن کی ہدایتیں اس شخص کے وجود کے ساتھ وابستہ ہیں جس پر قرآن شریف نازل ہوا یا وہ شخص جو منجانب اللہ اس کا قائم مقام ٹہرایا گیا۔ اگر قرآن اکیلا ہی کافی ہوتا تو خدا تعالیٰ قادر تھا کہ قدرتی طور پر درختوں کے پتوں پر قرآن شریف لکھا جاتا یا لکھا لکھایا آسمان سے نازل ہو جاتا مگر خدا تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ قرآن شریف کو دنیا میں انہیں بھیجا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کے صحیح مفہوم اور علمی روح کو حاصل کرنے کے لئے اس معلم الکتٰب کی تلاش میں رہو جسکی تفسیر کو خدا کے برگزیدہ مسیح موعود نے لکھا ہے کہ آسمانی تفسیر ہے۔

غرض میں نے اس خیال سے کہ لا یومن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ پسند کیا کہ احباب کو اس نعمت کی قدر سے باخبر کروں۔ میں خود خدا کے فضل و کرم سے یہ ارادہ کرتا ہوں کہ تاوقتیکہ کوئی اشد ضرورت پیش نہ آئے۔ جس کے لئے مجھے قادیان سے باہر جانا پڑے میں آج کے بعد قادیان سے نکلنا پسند نہیں کرتا۔ اس لئے میں اپنے دوستوں کو بھی مشورہ دیتا ہوں کہ وہ بہت جلد جلد قادیان آئیں اور حضرت خلیفۃ المسیح کی صحبت میں زیادہ دیر تک رہنے کا انتظام کریں۔ جن کو موقع مل سکتا ہے وہ ضرور لمبے عرصہ کے لئے یہاں آئیں اور بار بار آئیں۔ میں نے اس پیغام کو آپ تک پہونچا دیا ہے اور پھر کہتا ہوں۔

شاید کہ نتواں بافتن دیگر چنیں ایام را!

مختصر نوٹ

رسید مژدہ کہ ایام نو بہار آمد

ناظرین و سرپرستان الحکم اس خبر کو نہایت مسرت اور اطمینان سے پڑہیں گے کہ الحکم کی باقاعدہ اشاعت کیطرف حضرت امیر المومنین کو خصوصیت سے توجہ ہوئی ہے۔ حضرت امیر المومنین اس کی بہتری اور بھلائی کے لئے قوم کو توجہ دلا ہی گئے ہے۔ اس کی اعانت ماہوار کی تد میں آپ نے پانچ روپیہ ماہوار کا ایک حصہ لیا ہے۔ اور اس نیک تحریک کے ساتھ جناب نواب سید محمد رضوی صاحب اور حافظ مولوی غلام رسول صاحب سٹیشن ماسٹر نے بھی پانچ پانچ روپیہ ماہوار کی اعانت منظور فرمائی۔ ایسا ہی الحکم کے ایک مخلص سرپرست بابو محمد حسن صاحب سیٹ اکیجنٹ نے بھی شمولیت فرمائی ہے۔ میں ان تمام مخلص سرپرستوں کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بیش از بیش نیکی کی توفیق دے آمین میں یقین کہتا ہوں کہ جب حضرت امیر المومنین نے اس طرف توجہ فرمائی تو وہ وقت قریب ہے کہ اس کی باقاعدہ اشاعت قوم و ملک کے لئے بابرکت ہو امید ہے کہ دوسرے بھائی قبل اس کے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کیطرف سے تحریک شایع ہو۔ اس میں شامل ہوکر حضرت کی دعاؤں کا ہدیہ لینگے اور سابق بالخیرات ٹھہریں گے جب تک پورا انتظام جیسا کہ حضرت امیر المومنین چاہتے ہیں نہ ہو جاوے میں اس کی باقاعدہ اشاعت کے متعلق کچھ عرض نہیں کر سکتا ہاں یہ کہہ سکتا ہوں کہ انشاء اللہ العزیز الحکم بند نہیں ہوگا۔

مذہبی اخبارات توجہ کریں

ہز آنر سر ۱۹ ستمبر کو تقریر افتتاح کونسل کے وقت کی ہے۔ اس میں مذہبی اخبارات کے روش کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے وہ مذہبی اخبارات کے لئے قابل غور اور واجب العمل ہیں۔ اس قسم کے مضامین سے جو دوسرے مذاہب کے ہادیوں اور بزرگوں پر ہتک آمیز نکتہ چینی اور دل آزاری کا رنگ رکھتی ہوں پرہیز کرنا چاہیئے۔ اور حقیقی مذہب کا یہ کام نہیں کہ وہ دوسروں کو گالیاں دینے کی تعلیم دے۔ مذہب حفظ لسان کی تعلیم اور تہذیب اخلاق کی تلقین کرتا ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ جہاں صداقت اور معارف کا حصہ نہ دیا گیا ہو۔ وہاں دل آزار نکتہ چینی کے سوا ہو کیا سکتا ہے احمدی سلسلے کے مقدس و محترم بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شرارت کو روکنے کے لئے ایک مفید اور بابرکت تحریک کی تھی مگر اس وقت نہ تو گورنمنٹ نے ہی خیال کیا۔ اور نہ دوسرے مذہب کے لیڈروں نے پرواہ کی۔ ورنہ آج پنجاب گورنمنٹ کو اس شکایت کی ضرورت نہ پڑتی۔ بہر حال معزز ہم عصر الفضل۔ جو حضرت مسیح موعود کی تمام بابرکت اور امن تحریکوں کی تجدید و تائید کے لئے جاری ہوا ہے۔ اور جس نے اپنے چھوٹی سی عمر میں گورنمنٹ اور اہل ملک کی بے نظیر خدمت کی ہے) نے اس تحریک کو پھر زندہ کیا ہے اور بہت جلد وہ اس پر **ایک عملی سکیم** پیش کرنے والا ہے یہ وقت ہے کہ تمام وہ لوگ جو ملک میں امن اور صلح پسندی کے خواہشمند ہیں اس تحریک کو لبیک کہیں اور حضرت صاحبزادہ صاحب کے ساتھ ملکر اسے کامیاب بنائیں۔

انارکسٹانہ جرائم

افسوس کہ ہر دو حادثے انارکسٹانہ جرائم کے بنگال میں ہو گئے ہیں۔ اس قسم کی حرکات تعلیم یافتہ جماعت کے چہرہ پر ایک بدنما داغ ہیں۔ بنگالی نوجوان قتل و غارت کی وارداتوں سے اپنی قوم کو بدنام نہ کریں۔ لارڈ کارمیکایل جیسے شریف الطبع اور ہمدرد حکمران کے عہد میں ایسا واقعہ نہایت شرمناک ہے گو گورنمنٹ اپنی کوششوں سے ایسے لوگوں کا پتہ لگا لے مگر اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتی۔ جب تک اہل ملک اسکی مدد نہ کریں۔ لاہور کے حادثہ بم کے متعلق میں نے ایک چٹھی شایع کرتے وقت یہ ظاہر کیا تھا کہ انارکی کے استیصال کے لئے ایک باقاعدہ انجمن کی ضرورت ہے۔ جس کی شاخیں دیہات میں بھی پھیلا دیجائیں۔ جب تک اس قسم کی باقاعدہ انجمن نہ ہوگی مجھے اس بلا کے دور کرنے کی کوئی تدبیر کامیاب ہوتی نظر نہیں آتی۔

مبارک ہے احمدی قوم جسے خفیہ سوسائٹیوں سے الگ رہنے کی ہر روز تعلیم دیجاتی ہے۔

پیغام صلح کے ذریعہ ضمانت ضبط

یہ نہایت افسوس اور رنجیدہ بات ہے کہ لاہور کے جدید اخبار پیغام صلح کے ایک مضمون "ارجن" کا چیلنج منظور کیوجہ سے رفاہ عام پریس کی ضمانت ضبط ہو گئی ہے یہ امر اس لئے بھی قابل افسوس نہیں کہ اس اخبار کو لاہور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے ازراہ عطوفت اور اس حسن ظنی کے جو وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق رکھتے ہیں ضمانت سے مستثنیٰ کر دیا تھا بلکہ اس لئے بھی قابل افسوس ہے کہ یہ اخبار احمدی جماعت سے تعلق رکھتا ہے۔ ہمیں گورنمنٹ کی کوئی شکایت نہیں اور نہ اسکے مصالح ملکی میں دخل دینا ہمارا منصب ہے لیکن ہم نہایت ادب سے یہ کہنے کی جرات کرنا چاہتے ہیں کہ جس مضمون پر ضبطی ضمانت عمل میں آئی ہے وہ ان تمام تحریروں کے مقابلہ میں جو اسلام اور اہل اسلام کے خلاف آرین لٹریچر میں موجود ہیں نہایت نرم اور شریفانہ رنگ میں لکھا گیا ہے اور اس قابل ہے کہ ہماری بیدار مغز گورنمنٹ اسپر نظر ثانی فرمائے ہمیں اس امر کے اظہار میں بھی کوئی مضایقہ نہیں پاتا اور لاہور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب پر یہ امر اخبار مذکور کے پبلشر کیطرف سے کھولدیا گیا ہے کہ ہمارے سلسلہ کے امام حضرت خلیفۃ المسیح کبھی ایسی تحریر کو پسند نہیں کرتے چنانچہ حضرت امیر المومنین سیدنا نور الدین نے اپنے مذہبی اثر سے کام لے کر مالکان و کارپردازان اخبار مذکور کو مناسب ہدایت و تنبیہ کی ہے اور یہ تنبیہ اس قانونی اثر سے بھی زیادہ موثر ہے احمدی پریس آجتک نہایت اعتدال اور دانشمندی سے چلایا جاتا ہے حضرت امام کے روزانہ درس میں یہ تعلیم داخل ہے کہ مخفی سوسائٹیوں سے الگ رہو۔ پولیٹیکل جلسوں اور جوشیلی تحریروں اور تقریروں میں حصہ نہ لو گورنمنٹ کی اطاعت و وفاداری میں نمونہ دکھاؤ۔ دنیا میں نافع الناس بنو پس پیغام صلح کے اس مضمون کے متعلق ہر چند سلسلہ ذمہ وار نہیں اور حضرت امام اسے پسند نہیں کرتے لیکن یہ گذارش کرنا بے موقع نہیں کہ وہ مضمون دفاعی ہے ابتدائی نہیں اور آرین لٹریچر میں اس سے زیادہ سختیاں موجود ہیں

اسلئے اگر گورنمنٹ محض ہدایت کو کافی سمجھے تو اسکے شایان شان ہے ورنہ اپنا تو یہ عمل ہے

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

مسلمانوں کو کانگرس میں شمولیت کا سبق

حریت پسند اور حزب الاحرار کے حامی مسلمان اخبار نویس کھلم کھلا مسلمانوں کو کانگرس میں شمولیت کا سبق دینے لگے ہیں حالانکہ مسلم لیگ کو قائم کرتے وقت یہ سمجھ لیا گیا تھا کہ ہمیں اپنی شخصیت اور قومیت کو قائم رکھنے اور اپنی قوم کے حقوق کی حفاظت کے لئے ایک علیحدہ کانفرنس کی ضرورت ہے مگر اب خدا جانے وہ کیا اسباب پیدا ہو گئے ہیں جو اپنے آپکو ہندو میجارٹی میں جذب ہو جانے کا وعظ کہا جاتا ہے ایسی باتیں قومی حمیت و حس کو باطل کر دیتی ہیں مسلمانوں کو کبھی کانگرس میں شریک نہیں ہونا چاہیئے اسکے نتائج قوم و ملت کے لئے کبھی مفید اور بابرکت نہیں ہو سکتے۔

انارکسٹانہ جرائم

افسوس ہے کہ پھر دو حادثے انارکسٹانہ جرائم کے بنگال میں ہوئے ہیں اس قسم کی حرکات تعلیم یافتہ جماعت کے چہرہ پر ایک بدنما داغ ہیں بنگالی نوجوان قتل و غارت کی وارداتوں سے اپنی قوم کو بدنام نہ کریں لارڈ کارمیکایل جیسے شریف الطبع اور ہمدرد حکمران کے عہد میں ایسا واقعہ نہایت شرمناک ہے گورنمنٹ اپنی کوششوں سے ایسے لوگوں کا پتہ لگانے میں اسوقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک اہل ملک اسکی مدد نہ کریں لاہور کے حادثہ بمب کے متعلق میں نے ایک چٹھی شائع کرتے وقت یہ ظاہر کیا تھا کہ انارکی کے استیصال کے لئے ایک باقاعدہ انجمن کی ضرورت ہے جسکی شاخیں دیہات میں بھی پھیلا دی جائیں جب تک اس قسم کی ایک باقاعدہ انجمن نہ ہو گی مجھے اس بلا کے دور کرنے کی کوئی تدبیر کامیاب ہوتی نظر نہیں آتی مبارک ہے احمدی قوم جسے خفیہ سوسائٹیوں سے الگ رہنے کی ہر روز تعلیم دی جاتی ہے

مسلمانان ہند گمراہ ہو رہے ہیں!

مسلمانوں کی موجودہ حالت کو دیکھ کر کوئی دردمند دل ایسا نہیں جو افسوس اور رنج کے جذبات سے اثر پذیر نہ ہو دنیا کے ہر حصہ میں وہ زندگی کی دوڑ میں نہ صرف پیچھے ہیں بلکہ ہر قسم کی پستی اور ذلت ان کے شامل حال ہے جہاں وہ حاکم ہیں وہاں ان میں ضعف اور کمزوری اور اخلاقی اور مذہبی بے پرواہی پائی جاتی ہے اور جہاں محکوم ہیں وہاں ان کی ذلت و خواری میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رہا یہ حالت کیوں ہے ؟ اس کے اسباب اور پہلوؤں پر مختلف بحثیں ہوئی اور ہوتی رہیں گی مگر قوموں کے عروج و اقبال اور ادبار و زوال کا راز قرآن مجید کی اسی آیت میں موجود ہے :-

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

قوم نے اپنی حالت میں ایک تبدیلی پستی کیطرف شروع کی۔ انعامات الٰہیہ جو اسکی اعلیٰ اخلاقی اور روحانی خوبیوں کی شکل اور پھر حکومت کے رنگ میں اسے حاصل تھے اس سے چھین لئے گئے اور اس طرح پر وہ قوم جو دنیا میں خیر امۃ کا لقب لے کر آئی تھی آج بدترین مخلوق ہو رہی ہے اسکے ہاتھ میں ایک منور اور روشن ہدایت نامہ دیا گیا تھا جو زندگی کے تمام مراحل میں ان کی رہنمائی کرتا تھا مگر انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور مادی تدابیر کو اپنا رہنما بنا لیا آہ!

تمام اسلامی ممالک میں اور ہند میں خصوصاً مسلمان یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہماری ترقی اور بیداری کے لئے اگر کوئی تدابیر کارگر ہو سکتی ہیں تو وہ وہی تدابیر ہیں جو مادہ پرست قوموں نے اختیار کر رکھی ہیں

بحالیکہ انہیں تمام ترقیوں کے جامع اصولوں کی کلید قرآن مجید دیا گیا تھا۔ آجکل اسلامی ہند جس مصیبت میں سے گذر رہا ہے وہ اس کے لئے سکرات موت سے بھی کم نہیں مگر اس مصیبت کے بانی اور باعث ہم آپ ہی ہیں وہ قوم جسکو ہدایت کی گئی تھی کہ اعتصام بحبل اللہ کرے ایسی منتشر اور پراگندہ ہے کہ خدا کی پناہ جو لوگ قوم کے لیڈر کہلاتے ہیں یا بنتے ہیں ان کی لیڈری چند جوشیلے اخبار نویسوں کی نشش قلم کی رہین منت ہو رہی ہے اور ان بخیال قریش قوم پرست ایڈیٹروں نے غریب اور مفلوک الحال مسلمانوں کو بھڑکا کر بدحواس کر دیا ہے اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے انہیں بیدار کر دیا ہے یہ بیداری اسی قسم کی ہے جیسے کوئی آدمی مدہوش ہو کر اپنے آپ کو ہوشیار سمجھتا ہے بیداری کی علامت اگر صرف شور و پکار اور اپنے نفع و نقصان کی تمیز کا اٹھ جانا ہے تو بیشک مسلمانوں میں بیداری ہے لیکن اگر اس کا نام مدہوشی ہے تو ضرورت ہے کہ اس کا علاج کیا جاوے

مگر مشکل یہ ہے کہ جو شخص انہیں صحیح مشورہ دے اور راہ مستقیم بتائے اسکی مخالفت کے لئے یہ لیڈر مگر شور مچا دیتے ہیں اسلئے کہ ان کی تجارتی اغراض کی بھلائی اسی میں ہے حال میں نواب صاحب رامپور نے دہلی میں ایک جلسہ کر کے چاہا ہے کہ مسلمانوں کے اس بڑھتے ہوئے بے جا جوش کی اصلاح کریں اور مسلمانوں کو ٹھنڈے دل سے اپنے مفاد سوچنے کا موقعہ دیں مگر بخیال خویش قوم پرستوں نے اسکی مخالفت میں زمین آسمان کے قلابے ملانے شروع کر دئے ہیں یہ بدقسمتی کے آثار ہیں تاہم ان لوگوں کو جو مسلمانوں کی دلی بھلائی چاہتے ہیں اس قسم کی کوششوں سے تھکنا اور رکنا نہیں انہیں ایسی گمراہی سے نکالنے کے لئے جو کچھ بھی اسوقت ممکن ہے کرتے جائیں

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کوشش اسبارہ میں ہمیشہ سب سے مقدم ہوتی ہیں اسلئے کہ سلسلہ کے بانی نے اس تعلیم کو مذہبی فرض قرار دیا ہے اسوقت تک کانپور کے معاملہ میں معزز اخبار الفضل نے جو احمدی قوم کی زبان اور سلسلہ کے امام اور جانشین کی رائے کا اظہار ہے احمدی جماعت کو اور دوسرے مسلمانوں کو جو صلاح دی ہے وہ نہایت بابرکت اور مفید ہے اگر شروع سے اس آواز پر لبیک کہا جاتا اور اسکے ہم نوا ہو کر اہل الرائے لوگ کام کرتے تو اب تک بہت کچھ ہو گیا ہوتا بہرحال ہم خوش ہیں کہ اب بھی قوم کے اعلیٰ افراد کو یہ خیال پیدا ہوا ہے لیکن ضروری امر ہے کہ اس قسم کی کوششوں کو موثر بنانے کے لئے ایک مستقل مجلس کی بنیاد رکھی جاوے اور اسی مجلس کے لیڈر اور رہنما وہ لوگ ہوں جو اپنی مذہبی اور روحانی شخصیت کا اثر ایک جماعت پر ڈال سکیں۔ جن کی آواز لاکھوں آوازوں کی سچی قائمقام ہو میں اسپر کسیقدر خدا کے فضل سے آیندہ لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں

اطلاع

احباب اگر چاہتے ہیں کہ انکا اپنا اخبار وقت پر شائع ہو تو بقایا دار حضرات اپنی ذمگی مطالبات فوراً ادا کر دیں اور کارخانہ کو اس قابل بنائیں

(۱) کہ وہ اپنی مشکلات سے نکل کر خدمت دین کیلئے مستعد ہو سکے اور خصوصیت سے دعا کریں ایڈیٹر

(۲) احمدی خاتون کی دوسری ششماہی کا پہلا نمبر شائع ہونے والا ہے خاکسار مینجر

سیرۃ المہدی کا ایک ورق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لائف (سیرۃ) ایک عظیم الشان اور ضروری کام تھا مگر افسوس سے کہا جاتا ہے کہ وہ قوم جو دین کو دنیا پر مقدم کرتی ہے وہ قوم جو شرائط بیعت کے رو سے حضرت مسیح موعود سے ایسا عہد و علاقہ قایم کرتی ہے کہ اسکی نظر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو آجتک کہ آپ کی وفات پر پانچ سال سے زائد عرصہ گذر گیا اپنے امام اور ہادی کی سیرۃ دنیا کے سامنے پیش نہیں کر سکی ایسے وقت میں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیکھنے والے لوگ موجود تھے (جنکی تعداد آیندہ کم ہوتی جاسے گی) ایسی سیرۃ کا تیار ہو جانا کچھ بڑی بات نہ تھی اس میں شک نہیں کہ میں نے حضرت مسیح موعود کی لائف کا اعلان کیا اور اس کے میٹریل کو جمع کیا لیکن اسکی ترتیب اور طبع کوئی آسان کام نہیں ہے آریہ سماج ایک مادی جماعت ہے اسکے بانی کی پوزیشن خدا تعالےٰ کے مامور و مرسل کے مقابلہ میں کوئی نسبت نہیں رکھتی لیکن آریہ سماج نے اپنے بانی کی سوانح عمریاں انگریزی اور اردو میں چھاپ کر شائع کر دیں۔ بہرحال یہ ایک ضروری کام ہے جسکی طرف قوم کو توجہ کرنا چاہیے اگر اللہ تعالےٰ کسی خاص صاحب ہمت وجود کو توفیق دے اور وہ اس سیرۃ کی اشاعت اور طبع کے اخراجات اپنے ذمہ لے لے تو یہ کام آسانی سے ہو جائے بہرحال جب تک کہ کوئی دل اسکے لئے تیار ہو میں نے مناسب سمجھا ہے کہ وقتاً فوقتاً حضرت مسیح موعود کی سیرۃ کا کوئی ورق الحکم کے ذریعہ ہی شائع کر دیا کروں اسی طرح پر جیسے کبھی کبھی حیات النور کا ایک ورق شائع کر دیا جاتا ہے امید ہے ناظرین اسکو دلچسپی سے پڑھیں گے اور اس اسوۂ حسنہ سے اپنی زندگی میں کوئی خاص فایدہ اٹھائیں گے ۔ ایڈیٹر

غم دین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا کے ہم و غم سے پاک تھے اور آپکے گوشۂ خاطر میں کبھی بچپن ہی سے یہ غم نہیں آیا بلکہ ہمیشہ آپ دست بکار اور دل بہ یار رہے اور دنیا کے ہم و غم سے اللہ تعالیٰ نے آپکو الگ رکھا آپ اپنے دوستوں کے لئے بھی کبھی نہیں چاہتے تھے کہ وہ دنیا کے ہی ہم و غم میں پھنسے رہیں حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے آپ کا ایک عجیب واقعہ پیش کیا ہے کہ ۱۳ جولائی ۱۸۹۸ء کو مولوی صاحب نے ایک دوست کی نسبت عرض کیا کہ بعض ابتلاؤں کا اندیشہ زیادہ ہو گیا ہے اور غم و ہم ان کے دل پر غالب آنے کا خوف ہے حضرت مسیح موعود نے اس کے جواب میں فرمایا میں نے دعا تو بہت کی ہے اور التزاماً کرتا ہوں لیکن مجھے یہ بھی فکر رہتا ہے کہ ہر شخص دنیا کے ہم و غم میں گرفتار ہے دین کے ہم و غم کا موقعہ کب ملیگا ۔

اس زندگی میں مصائب کا آنا ضروری ہے اور انسان کی زندگی کے محدود اوقات میں کوئی نہ کوئی وقت کسی حادثہ اور رنج کا نشانہ ہوتا ہے اگر اسی طرح ایک شخص کی روح دنیا کے بگڑے ہوے معاملات کی فکر میں پیچ و تاب کھاتی رہے تو وہ وقت صافی اسے کب میسر آئیگا جب کہ اسکا سارا ہم غم دین ہو گا وہ جماعت جس نے بیعت میں اقرار کیا ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے وہ بھی اگر اسی دلدل میں دن رات پھنسے ہیں تو بتائیں کہ وہ اس نازک عہد کی ایفا کی طرف کب توجہ پائیں گے فرمایا میں تو حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ جب سے مجھے ہوش ہے میں دنیا کے ہم و غم میں کبھی مبتلا نہیں ہوا۔

فرمایا جب میری عمر غالباً پندرہ برس کی ہوگی ایک کھتری سے میں نے کہا جو حضرت والد صاحب کے حضور میں بیٹھا ہوا اپنی تلخ کامیاں اور نامرادیاں بیان کرتا تھا اور سخت کڑھ رہا تھا کہ لوگ دنیا کے لئے کیوں اسقدر دکھ اٹھاتے اور ہم و غم میں گرفتار ہیں اس نے کہا کہ تم ابھی بچہ ہو جب گھرستی ہو گے جب تمہیں ان باتوں کا پتہ لگے گا فرمایا ایک عرصہ کے بعد غالباً جب میری عمر چالیس کے قریب ہوگی کسی تقریب سے پھر اس کھتری سے گفتگو کا اتفاق ہوا میں نے کہا کہ اب تو میں گھرستی ہوں اسنے کہا تم تو ویسے ہی ہو

یہ ایک واقعہ ہے جو حضرت مسیح موعود کی پندرہ سال کی عمر سے لیکر آخر تک کی شہادت دیتا ہے کہ آپ کی طبیعت دنیا اور دنیا کے معاملات سے بالکل سرد ہو چکی تھی اور ساری توجہ اور سارا فکر آپ کا دین ہی کے لئے تھا آپ کی ہر حرکت و سکون اللہ ہی کیلئے تھا اور آپ کی زندگی گویا عملی نمونہ تھی

قل ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین

یہ ایک واقعہ ہے آپ کی زندگی میں ایسی بہت سی نظیریں ملیں گی جن کو دیکھ کر معلوم ہو گا کہ جو چیز آپ کے دل پر غلبہ کئے ہوئے تھی وہ خدا تعالیٰ کی عظمت اور تقدیس کا اظہار اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جلال و شوکت کی تبلیغ تھی آپ چاہتے تھے کہ دنیا میں ایک بھی متنفس ایسا نہ ہو جو خدا تعالیٰ کا سچا فرمانبردار اور وفادار نہ ہو

دعاؤں پر ایمان

انبیاء علیہم السلام کی زندگی میں ایک ہی اصل کام کیا کرتا ہے اللہ تعالےٰ کی ہستی الخوارق قدرتوں پر انہیں ایک زندہ ایمان ہوتا ہے اور دعاؤں کی قبولیت اور تقرب الی اللہ پر علی بصیرۃ یقین ہوتا ہے اور حقیقت میں یہی ایک سیستم ہوتا ہے جو اس پاک گروہ کو اپنی کارروائی کے ابتدا سے تھکنے اور ہٹنے نہیں دیتا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اس یقین سے سرشار اور لبریز دل رکھتے تھے اور اس صدی میں کوئی شخص سطح زمین پر اور اس نیلی فضا کے نیچے ایسا نہ تھا جس کا دل اس قوت یقین سے معمور ہو اس یقین کے اظہار کے لئے بہت سی مثالیں اور واقعات آپ کی زندگی میں ہیں مگر میں ۵ اگست ۱۸۸۶ء کے ایک خط سے ایک مختصر سا اقتباس پیش کرتا ہوں جس سے معلوم ہو گا کہ کس بصیرۃ اور قوۃ کے ساتھ آپ بول رہے ہیں لکھا ہے

مجھے اسقدر خدا تعالےٰ کے لطف اور احسان پر امید ہے کہ اس کا اظہار مشکل ہے اور بجز کسی فخر کے مجھے یقین ہے کہ میری دعا معمولی دعا نہیں

ہر آن کارکہ گردد از دعائے محو جانانے
نہ شمشیرے کند آن کارے نہ بازاے

عجب دارد اثر دستے کہ دستِ عاشقے باشد
بگرداند جہانے را ز بہر کار گریانے
اگر جنبد لبِ مردے ز بہر آنکہ سرگردان
خدا از آسمان پیدا کند ہر نوع سامانے
ز کار افتادہ را ہر کار سے آرد خدا زین راہ
ہمیں باشد دلیل آنکہ ہست از خلق پنہانے
مگر باید کہ باشد طالب او صابر و صادق
نہ بیند روز نومیدی وفادار از دل و جانے

یہ اقتباس بتاتا ہے تاثیر دعا کے آپ کس حد تک قائل تھے اور اپنی دعاؤں کی قبولیت پر کسی قدر آپ کو ناز اور بھروسہ ہے پھر دعائیں انسان کی سیرۃ اور اخلاق کا پتہ لگانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے دعائیں انسان کی خواہشوں اور آرزوؤں کا بہترین محک اور پیمانہ ہوتی ہیں افسوس ہے سیرۃ نگاروں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں سے آپ کو نہیں دیکھا ورنہ انہیں معلوم ہوتا کہ کیسی پاک اور اعلے شخصیت دنیا میں ظاہر ہوئی تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرۃ کا بیشتر حصہ آپ کی دعاؤں اور خواہشوں سے معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور خدا کی محبت مندرجہ بالا فقروں سے نمایاں ہے اور تاثیر و قوۃ دعا کا جو انمٹ نقش آپ کے ایمان میں تھا اسکی نظیر تلاش کرنا حماقت ہے اسی اثر کو آپ نے بھی قوم میں چھوڑا ہے اس زمانہ میں جبکہ مادیات کا زور ہے اور اپنی تدابیر اور منصوبوں کو نعوذ باللہ خدائی کا درجہ دیا جا رہا ہے قبولیت دعا کے وہ نمونے اور مثالیں آپ نے کرائے ہیں کہ دنیا حیرت زدہ ہو گئی ہے سرسید احمد خان بالقابہ دعاؤں کے قایل نہ تھے آپ نے انہیں قبولیت دعا کے نمونہ دکھانے کے لئے بلایا مگر افسوس کہ انہیں یہ سعادت نہ ملی انکار دعا کا علاج بھی دعا ہی فرمایا

از دعا کن چارہ آزار انکار دعا
چون علاج مے ز مے وقت خمار والتہاب

غرض حضرت مسیح موعود کی صداقت کے دلائل میں سے آپ کی ایمانی قوۃ اور اپنی دعاؤں کی قبولیت کی تاثیر کا مشاہدہ کرا دینا بھی ہے اور یہ بات ماموروں کے سوا دوسروں میں نہیں ہو سکتی قبولیت دعا کے نمونے دیکھنے ہوں تو اکثر آپ کی تصنیف حقیقت الوحی اور نزول المسیح میں ملیں گے اور یکجائی طور پر فرداً فرداً اگر انہیں جمع کیا جاوے تو میں نہیں سمجھ سکتا کہ کوئی گن سکے حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ میری اتنی دعائیں قبول ہوئی ہیں کہ میں انہیں گن نہیں سکتا

مسلمانوں کی اخلاقی اور مذہبی گراوٹ

خدا کی شان ہے کہ مسلمان اپنی شامت اعمال سے کچھ ایسے بدحواس ہوئے ہیں کہ جو بات ان کے مونہہ سے نکلتی ہے (الاماشاءاللہ) وہ بے سروپا ہوتی ہے۔ اور مذہب اور اخلاقی معیار سے سخت قابل اعتراض موجودہ پولیٹیکل لہر میں مسلمانوں کو بہ جانے کے صلاح و مشورہ دینے والے شوریدہ سر نوجوانوں نے مسلمانوں کو ایک تباہی کی منجدھار میں ڈالدیا ہے اللہ تعالیٰ ہی فضل کرے اور کسی ہاتھ کو غیب سے پیدا کرے تو وہ ان ڈوبتے ہوؤں کو بچائے ورنہ مسلمانوں کی ہستی کے فنا ہونے میں کوئی شبہ نہیں رہ گیا اس وقت انہیں گرم مزاجوں نے اتحاد و اتفاق کی صدائیں بلند کی ہیں ہمارے کانوں میں وہ آوازیں ابھی تک گونج رہی ہیں جو دو تین سال پہلے ہندوؤں کے خلاف اٹھائی جا رہی تھیں اور مسلمانوں میں یہ جوش پیدا کیا جا رہا تھا کہ جب تک ہندوؤں سے علیحدگی اختیار نہ کریں گے ان کی پوزیشن قایم نہیں ہو سکتی وہ ان میں جذب ہو کر اپنی ہستی کو کھو بیٹھیں گے لیکن اب وہی گرم پارٹی مسلمانوں کو مشورہ دے رہی ہے کہ پولیٹیکل معاملات میں ہندوؤں سے مصافحہ کر لو

ہم امن و اتحاد کے سچے دل سے حامی و مددگار ہیں اور ہر ایسی تحریک کو جو دو قوموں کے درمیان رشتہ اتحاد کو محفوظ کرنے کے لئے ہو دل سے لبیک کہتے ہیں لیکن ایسا اتحاد جو چند اغراض خاصہ کے لئے ہو اپنی قوم کے لئے لعنت سمجھتے ہیں بلکہ کوئی اتحاد اتحاد حقیقی نہیں ہو سکتا جب تک وہ محض مذہب کی ہدایات کے نیچے نہ ہو اسلام بنی نوع انسان کو نفع پہونچانے کی تعلیم دیتا ہے نیز اسکی شفقت کا دائرہ انسانوں سے گذر کر حیوانات اور جمادات اور نباتات تک وسیع ہے ایسی حالت میں ہندوؤں کے ساتھ شفقت و سلوک احسان و مروت کرنے کی حقیقت سے ہم تا ابد کیسے انکار کر سکتے ہیں لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ محض ہندوؤں کے ساتھ چند پولیٹیکل اغراض کو لے کر ہم مل جاویں اور بالآخر وہی پولیٹیکل اغراض ایک دوسرے سے ہم کو لڑا دیں سلسلہ عالیہ احمدیہ اسی اتحاد کا اس درجہ حامی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سب سے پہلے خدا تعالیٰ کے ارشاد و ہدایت کے ماتحت اس امر کا اعلان کیا کہ ہندوستان میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے بعض انبیا کو بھیجا اور حضرت رام و کرشن علیہما السلام کے متعلق یہ لکھا جو کچھ ہندو تہا [illegible] میں ان کے متعلق کچھ ہی مشہور ہو پاک ارادت و محبت کی روح کئی لاکھ آدمیوں کے اندر پھونک دی اور آج تک احمدی قوم اپنی ارادت و عقیدت کا حقیر ہدیہ ان بزرگوں کی خدمت میں پیش کرتے رہتے ہیں اور احمدی لٹریچر میں نہایت احترام سے انہیں یاد کیا جاتا ہے پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیغام صلح کے ذریعہ اس اتحاد اور یگانگت کو اور بھی وسیع کرنا چاہا مگر ہندو قوم یا صاف الفاظ میں آریہ قوم نے اسی طرف توجہ نہ کی۔ میری غرض ان واقعات کے دوہرانے سے صرف یہ ہے کہ میں دکھانا چاہتا ہوں کہ قیام امن کے لئے کوئی ایسی تحریک نہیں جو حضرت مسیح موعود نے پیش نہیں کی اسلئے کہ آپ کے کاموں میں سے نصیحت المجیب بھی ایک عظیم الشان کام تھا باوجود اس کے آپنے ان تجاویز میں کبھی مذہب سے الگ ہو کر کوئی بات پیش نہیں کی آپ کے زیر نظر اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور اسکی تعمیل تھی آپ کے کاموں میں اخلاص اور حقیقت تھی برخلاف اس کے آج محض پولیٹیکل اغراض کے لئے جو تحریکیں پیش کی جاتی ہیں جو نہ گورنمنٹ کے لئے مفید ہو سکتی ہیں نہ قوم کیلئے سیالکوٹ کے ایک وکیل صاحب نے مسلمانوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ عید اضحیٰ پر گائے کی قربانی نہ کریں میں نہیں جانتا اس قسم کی ہدایات کے نفاذ و اجرا کا انہیں کیا حق ہے وہ شریعت اسلام کے لحاظ سے ایسی پوزیشن نہیں رکھتے کہ اس قسم کا فتویٰ دیں تعجب ہے وہ ہندوؤں کی خاطر اپنے ایک مذہبی فعل کو چھوڑنے کے لئے تیار ہیں اور دوسروں کو چھوڑنے کا مشورہ دیتے ہیں مگر یہ نہیں بتاتے کہ اس کے بدلے میں وہ کیا لیتے ہیں اس قسم کی اخلاقی اور مذہبی گراوٹ سے مسلمانوں کا بیڑا پار نہیں ہو گا کیا محض اتنی سی بات کے لئے وہ یہ قربانی کرنے کو تیار ہیں کہ ہندو بھائی ان کی ہاں میں ہاں ملا دیں۔ اور پولیٹیکل معاملات میں ہندوؤں کے ساتھ ہو جائیں اسلام کو ایسے نادان دوست بہت کچھ نقصان پہونچا چکے ہیں اور اپنے فیوضات سے اسے الگ بنے دیں تعجب ہے۔ ہندو تو ایک معمولی امر کو جو ان کے مذہب میں کوئی اہمیت نہیں رکھتا بلکہ محض ایک رسم و رواج کا جزو ہے مسلمانوں کی دوستی کے لئے چھوڑنے کو تیار نہ ہوں اور ایک مسلمان اپنے بھائیوں کو صلاح دے کہ وہ ان کی رعایت سے اپنے مذہب کی ایک اہم بات کو چھوڑ سکتا ہے ہم مانتے ہیں کہ قربانی کے لئے یہ لازمی امر نہیں کہ گائے ہی کی ہو اور ہم خود بھی گائے کی قربانی نہیں کرتے اور کثرت سے اس کا منع بھی نہیں لیکن ذبح البقرہ کو اصولاً بند کرنا اور ہندوؤں سے اس مقابلہ میں کوئی رعایت حاصل نہ کرنا عجیب بات ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو تجویز پیغام صلح میں پیش کی ہے وہی ایک ایسی تجویز ہے جسے مسلمان نہایت فراخدلی اور اطمینان سے منظور کر سکتے ہیں کہ یہ لوگ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا اقرار کریں اور اپنے لٹریچر میں آپ کا نام عزت و احترام سے لیں اور ہمارے بزرگوں اور رستبازوں کی تکریم کریں تو ہم باوجودیکہ اسے حلال سمجھتے ہیں ان کی خاطر سے اسے ترک کر دیں گے ہماری یہ قربانی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور تمام رستبازوں کے جلال اور اکرام کے لئے ہو گی اور خدا تعالیٰ کے حضور ایک خاص عزت دینے والی ہو گی گورنمنٹ کے متعلق پولیٹیکل معاملات میں ہندوؤں کو ملانے کے لئے ایسی تحریک

قومی اور مذہبی خودکشی ہے

اور میں تو ایسے ہندوؤں کے تحفظات کی [illegible] سمجھتا ہوں ایسی تحریک گورنمنٹ کے لئے کوئی بابرکت اور مفید ثابت نہ ہو گی نہ ملک میں امن پیدا کرے گی بلکہ اندیشہ ہے کہ اس سے اتحاد کی بجائے فساد پیدا ہو اور حضرت پیغام صلح میں پیش کردہ ایک طریق اتحاد کا ہے جس سے امن اور برکات کے چشمے پھوٹ نکلیں گے اگر سیالکوٹی وکیل صاحب کی غرض امن اور اتحاد کو پھیلانا ہے اور گورنمنٹ اور ملک کی کوئی خدمت کرنا ہے تو وہ پیغام صلح کی تجویز کو ہندوؤں کے سامنے پیش کریں اور اسے کامیاب بنانے کے لئے اپنی طاقت کو استعمال کریں ورنہ یہ سمجھا جائیگا کہ انکی کوئی مخفی غرض ہے جو مسلمانوں کیلئے اور ملک کے لئے قطعاً مفید نہیں ہو سکتی میں جانتا ہوں کہ گرم پارٹی کی ذہنیت میرے ان خیالات پر بغض و آتش ہو گی مگر مجھے انکی پروا نہیں میں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ملک کے امن اور اتحاد کیلئے حقیقی اور صحیح مشورہ پیش کیا ہے امید ہے دوسرے اسلامی اخبارات بھی اس پر توجہ کریں گے اور مسلمانوں کو ہرگز یہ مشورہ نہ دیں گے کہ وہ گائے کی قربانی نہ کریں جہاں پہلے سے قربانیاں ہوتی ہیں اور جو لوگ کرتے ہیں وہ بدستور کریں اس طرح پر ترک قربانی سے بعض اوقات ایک عرصہ کے بعد وہ نتائج پیدا ہوتے ہیں جو گورنمنٹ اور اہل ملک کو فرخشہ میں ڈالتے ہیں جیسے اجودھیا میں ہوا۔ لوگ عادی نہیں ہوتے اور پھر کوئی شخص اپنی جائز مذہبی آزادی سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے تو بدمزگی پیدا ہوتی ہے اسلئے یہ بیہودگی ہے ہاں اگر مستقل طور پر پیغام صلح کی ہدایات کے ماتحت کوئی مصالحت ہو تو چونکہ وہ خدا تعالیٰ کے منشا کے موافق امن عامہ کے قیام کا ایک بہترین ذریعہ ہے اس سے کسی شریف الطبع کو گریز نہیں ہو سکتا بغیر کسی کامل غور و فکر اور قوم کے جذبات کے احساس کے ایک بات پیش کر کے خواہ مخواہ ہلچل مچا نادانشمندی اور قوم کی بھلائی نہیں ہے ایسے ہی لوگوں کیلئے مسیح نے کہا تھا

مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ

پس اس قسم کی لغو اور دور از کار تجاویز کو چھوڑ کر ہندو مسلمانوں میں اتحاد کی کوشش کرو بہت مبارک ہے اور ہم سب سے پہلے ایسی تحریک کو لبیک کہنے کو تیار ہیں جو نفع رسانی اور شفقت علی خلق اللہ کے اصل پر ہو جسمیں دینی اور مذہبی ہتک نہ ہو آخر میں میں گورنمنٹ کی خدمت میں یہ عرض کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی تحریکیں ملک کے امن کے لئے مفید نہیں ہو سکتی ہیں جب وہ مذہب کے تحفظ کے نیچے نہوں اور ذمہ وار لوگ انہیں پیش نہ کریں مسلمان اگر کوئی کام کرنا چاہتے ہیں تو ان کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ ایک امام اور امیر کے نیچے ہوں جسکی آواز کے نیچے ان کی آوازیں دب جاویں کیا یہ بھی کوئی فلاح اور فوز کی صورت ہے کہ ہر فرد اپنی ڈیڑھ اینٹ کی جدا مسجد بنا رہا ہے کوئی ولایت بھاگا جا رہا ہے اور قوم کیطرف سے کوئی استصواب نہیں کو مقاصد کی صراحت نہیں کوئی کچھ لکھ رہا ہے اور کسی کو پتہ نہیں صرف چند آدمیوں کے کہنے سے کوئی بات صحیح نہیں ہو سکتی ابھی دہلی کے جلسہ کو جو ایک مفید جلسہ ہے کہا جاتا ہے کہ قومی استصواب سے نہیں دوسری طرف ولایت کو جو چند آدمی چلے گئے ہیں انکے لئے آوازیں اٹھ رہی ہیں کہ قوم ان کے لئے ذمہ وار نہیں اور بات بھی دراصل درست اور صحیح ہے

یہ حالت اس لئے ہے کہ کوئی امام اور امیر نہیں اور گورنمنٹ کو بھی مغالطہ لگ رہا ہے وہ کس کی سنے اور کس کو رد کرے پہلے تم سب کے سب ایک امام کے ساتھ وابستہ ہو جاؤ پھر اسکی ہدایت اور ارشاد پر اگر چلو تو تمہارے لئے برکات اور فیوض کے دروازے کھل جاویں ابھی آپا دھاپی اور خودسری سے تم اسلام کو بدنام کرو گے اور قوم کو نقصان پہونچاؤ گے ہماری تنگ و دو اپنی اصلاح اور بھلائی کے لئے ہونی چاہیئے جب تک قوم کا ایک ایک فرد اپنی اصلاح نہ کریگا قومی اصلاح ممکن نہیں تم اسے بڑا مسئلہ دیا جو تمہارا حق چاہیے کہو اس خصوص میں احمدی جماعت خدا کے فضل سے ایک آواز رکھتی ہے وہ ایک امام کے ماتحت ہے اسلئے اس کے امام کی جو بھی رائے اور مشورہ ہو وہ بہرحال گورنمنٹ کے نزدیک بھی ایک قوۃ اور طاقت ہے اور خدا کا شکر ہے کہ یہ سلسلہ گورنمنٹ کا مخلص مشیر اور صادق وفادار ہے بہرحال سیالکوٹی وکیل کی تجویز محض لغو اور قوم میں بیہودہ جوش پیدا کرنے والی ہے اسلئے اسکو اسوقت تک چھوڑ دینا چاہیئے جب تک وہ پیغام صلح کے اصولوں کے نیچے نہ آویں (نوٹ) پیغام صلح سے مراد کوئی اخبار نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ آخری لیکچر ہے جو حضور علیہ السلام نے اپنی زندگی کے آخری دنوں میں ہندو مسلمانوں کے درمیان عالمگیر اتحاد اور ملک میں لازوال امن قایم کرنے کے لئے لکھا۔

قرآن شریف سیکھنے کی آسان اور مجرب راہ

(حضرت امیر المومنین کا تجربہ)

قران شریف کے علوم کے حصول کے ذرایعہ اللہ تعالیٰ نے خود قران شریف میں بیان کردیئے ہیں۔ الرحمن علم القران۔ قران شریف کا سکھانا اللہ تعالےٰ کی صفت رحمانیت کا تقاضا ہے اسواسطے ضرورت کن چیزوں کی ہے وہ بھی خود خداتعالےٰ نے بیان فرمادی ہیں۔ واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ۔ متقی کو خداتعالیٰ معارف اور علوم قرانی سے خبردار کردیتا ہے اور تقوی ایک ذریعہ ہے قران دانی کے لئے دوسری جگہ فرمایا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ تقوے کے ساتھ جہاد اور کوشش کی بھی شرط ہے پس علوم قرانی کا معلم خود اللہ تعالیٰ ہے اور اس کا فیض اور فضل رحمانی کا جاذب تقوٰی اور جہاد فی اللہ ہے

فرمایا کہ ہمارے نزدیک ہم نے ایک راہ کا تجربہ کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان دل میں سچی تڑپ اور پیاس علوم قرانی کے حصول کے واسطے پیدا کرکے تقوی تام سے دعائیں کرے اور اس طرح سے قران شریف شروع کرے دور اول۔ خود تنہا ایک مترجم قران شریف لیکر جسکا ترجمہ لفظی ہو انسان کی اسمیں اپنی ملاوٹ کچھ نہ ہو اور اس کے واسطے میں شاہ رفیع الدین صاحب علیہ الرحمتہ کا ترجمہ پسند کرتا ہوں۔ لیکر ہر روز بقدر طاقت بلا ناغہ کچھ حصہ قران کا پڑھا کرے اور لفظوں کے معنوں میں غور کرے پھر جہاں آدم اور شیطان کا حال مذکور ہو اپنے نفس میں غور کرے کہ آیا میں آدم ہوں یا کہ ابلیس۔ موسےٰ ہوں کہ فرعون مجھ میں یہودیوں کے خصایل ہیں یا کہ مسلمانوں کے اور اسیطرح سے عذاب کی آیات سے ڈرے اور پناہ مانگے اور رحمت کی آیات سے خوش ہو اور اپنے کو رحمت کا مورد بننے کے واسطے دعائیں کرے ہر روز درود دعا استغفار اور لاحول پڑھکر شروع کرے اور اسیطرح ختم کرے اسی طرح سے دور اول ختم کردیوے اور اس دور میں ایک نوٹ بک پاس رکھے مشکل مقامات اس میں نوٹ کرتا جاوے

پھر دور دوم شروع کرے اور اسمیں اپنی بیوی کو سامنے بٹھا کر سناوے اور یہ جانے کہ قران شریف ہم دونوں کے واسطے نازل ہوا ہے بیوی خواہ توجہ کرے یا نہ کرے یہ سنائے جاوے اور پہلے دور کی نسبت کسیقدر بسط کرتا جاوے اور پہلے طریق کیطرح اس دور کو بھی ختم کرے اور وہ پہلی نوٹ بک پاس رکھے اور اسے دیکھتا رہے پھر اس دور میں یہ دیکھیگا کہ بہت سے وہ مشکل مقامات جو دور اول میں نہیں سمجھتا تھا اس دور میں حل ہوجائیں گے اس دور ثانی کی بھی ایک الگ نوٹ بک تیار کرے

پھر اسیطرح سے دور ثالث شروع کرے اور گھر کے بچوں عورتوں اور پڑوسیوں کو بھی اس دور میں شامل کرلے مگر وہ لوگ ایسے ہوں کہ کوئی اعتراض نہ کریں اور پہلی اور دوسری دونوں نوٹ بکیں اپنے سامنے رکھے اس طرح اس دور میں دیکھیگا بہت سے مشکلات جو پہلے دونو دوروں میں حل نہ ہوئے تھے اس دفعہ حل ہوجاویں گے اس دور کی الگ ایک نوٹ بک تیار کرے

دور ثالث کے بعد چوتھا دور عام مجمع کے سامنے شروع کرے مگر سامعیں ہوں۔ اُن کے اعتراضات وغیرہ کے اگر جواب آتے ہوں تو دیتا جاوے ورنہ نوٹ بک میں نوٹ کرتا جاوے اور ان کے حل کے واسطے اللہ تعالےٰ کے حضور درد دل سے دعائیں کرتا رہے

اور پانچواں دور شروع کردے اور بلا امتیاز مسلمان و مشرک کافر و مومن سنانا شروع کردے۔ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور فیضان اس کے شامل حال ہوگا اور ایک بہت بڑا حصہ قران شریف کا اُسے سکھا دیا جاوے گا اور باریک در باریک حقایق و معارف اور اسرار کلام ربانی اسپر کھولے جاویں گے غرض یہ ہمارا مجرب اور آزمودہ طریقہ ہے پس جسکو قران سے محبت اور علوم قران سیکھنے کی پیاس اور سچی تڑپ ہو وہ اسپر کاربند ہوکر دیکھ لے۔ فقط۔

قرآن مجید کی اشاعت

قران مجید کی اشاعت کے لئے یہ پہلی تحریک نہیں جو میں کر رہا ہوں بلکہ جب سے مجھے اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کی خدمت کا موقعہ دیا ہے اور مجھے قلم کے ذریعہ اشاعت سلسلہ کی خدمت کا شرف عطا فرمایا میں برابر اس تحریک میں لگا رہا ہوں اور جہانتک مجھ سے بن آیا میں نے قرآن مجید کی صحیح اور صداقت آفریں تعلیم کی اشاعت کو اپنی زندگی کا ایک مقصد رکھا ہے ۱۸۹۸ء سے لیکر اسوقت تک مختلف اوقات میں اس تحریک کو میں پیش کرتا رہا ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے قران مجید کے ترجمہ اور تفسیر کے قریباً بارہ پارے میں شائع کرچکا ہوں میں نے قوم کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی زندگی میں (خدا اسے لمبا کرے آمین) کم از کم قران مجید کا صحیح ترجمہ اور تفسیر شائع ہوجانی چاہیئے نہ صرف اس لئے کہ صدیقی خلافت جسطرح پر قران مجید کی جمع و اشاعت کے لئے خصوصیت سے ممتاز ہے اسی طرح پر حضرت خلیفۃ المسیح کا عہد سعادت اشاعت کے لئے موزون ہے اور بہترین ذرایع رکھتا ہے میری کمزور آواز کچھ نہ کچھ اثر کئے جاتی ہے اور یہ کام ہو رہا ہے آخر صدر انجمن کو بھی توجہ ہوئی اور اس نے قران مجید کے ایک ترجمہ کا ارادہ کیا اور چاہا کہ انگریزی میں ایک ترجمہ شائع ہو یہ کام بجائے خود نہایت مبارک اور ضروری ہے اور میں بارہا اس کے متعلق لکھ چکا ہوں لیکن میں اس کے کہنے سے بھی کبھی نہیں رکتا کہ سب سے پہلے وہ قوم اور ملک مستحق ہے جہاں خداتعالےٰ نے اپنا مامور بھیجا اور جسکی صحبت میں نور الدین جیسا معلم القران رکھدیا یہ امر سلسلہ کے لئے خوشی کا باعث نہیں کہ تیس سال میں وہ قوم جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کرتی ہو اور پھر اس عہد کی تجدید کرتے وقت قران مجید اور احادیث کی اشاعت کا خاص طور پر اقرار کرتی ہو ایک مترجم قران مجید بھی اپنی قوم کے ہاتھ میں تو نہ دے سکے مگر یورپ کے لئے وہ ایک ضرورت کا احساس کرے آخر اس قسم کی راؤں کے اظہار کا نتیجہ یہ نکلا کہ صدر انجمن نے ایک اردو ترجمہ بھی شائع کرنے کا ارادہ کرلیا۔ مبارک تحریک ہے

مگر دردمند دل کی صدائیں اثر کئے بغیر نہیں رہتیں اب اللہ تعالیٰ نے حضرت میر ناصر نواب صاحب قبلہ کے دل میں یہ تحریک پیدا کی کہ وہ قران مجید کی اشاعت میں بقیہ عمر صرف کردیں یہ مبارک اور پاک خدمت حضرت میر صاحب کی خدمات کی منتہا ہے اور بہت ہی خوش نصیب ہے وہ شخص جو اس تحریک میں ان کا رفیق اور وزیر ہو اگرچہ میں تصادم خیالات کو پسند نہیں کرتا اور میرا جی چاہتا ہے کہ کام تقسیم محنت کے اصولوں پر ہوں

میر صاحب اس کام کو کریں اور باقی سب ان کو مدد دیں لیکن اگر مختلف جگہ بھی یہ کام جاری رہیں تو بجائے خود مبارک اور مستحسن ہیں۔ حضرت میر صاحب کی شاندار اور بے ریا خدمات میں مسجد نور دار الضعفا اور ہسپتال غیر منقطع اجر کی خدمات ہیں اور جبلی رنگ میں بھی اللہ تعالیٰ نے جو اولاد آپ کو دی ہے وہ نافع الناس اور بابرکت ہے اب قران مجید کی خدمت کا عظیم الشان کام جو حضرت میر صاحب کرنا چاہتے ہیں اس قابل ہے قوم ان کا ہاتھ بٹائے اور جو جس سے بن آتا ہے انہیں دے اسی سلسلے میں یہ عرض کرنا بے جا نہیں سمجھتا کہ قادیان میں مدرسۃ القران کے لئے بھی ایک تحریک پہلے سے ہوچکی ہے بعض احباب نے اس میں کچھ رقوم دی ہیں حضرت خلیفۃ المسیح کے درس کیلئے ایک ہال کی ضرورت ہے اور اسکے ساتھ ہی ایک ایسا مدرسہ چاہیئے جہاں خالصۃً قران کریم کی تعلیم ہو حفاظ اور قاری پیدا کئے جاویں اللہ تعالےٰ ہمارے دوستوں کو توفیق دیوے کہ قران کریم کی خدمت کے لئے مالی قربانیاں کریں دفتر الحکم سے جو سلسلہ ترجمہ اور تفسیر کا شائع ہو رہا ہے وہ بدستور جاری ہے اب خدا کے فضل سے سترواں پارہ کے نوٹ اور تفسیر میں لکھ چکا ہوں اور عنقریب حوالہ کاتب کروں گا وباللہ التوفیق درس ہال اور قران مجید کی اشاعت کیلئے رقوم حضرت میر ناصر نواب صاحب کے پاس آنی چاہئیں حضرت میر صاحب اس مقصد کیلئے دورہ کریں گے احباب امید ہے انکا دامن گوہر مراد سے بھردیں گے ٭

ضروری نوٹ ٭ براے مہربانی خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں
مینجر اخبار الحکم قادیان

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیزی وطراری مریضوں کی آہ وزاری آجکل وہ سماں دکھا رہی ہے کہ الامان لیکن ہمارا کام اشتہار سے ہی نہیں چلتا بلکہ ہم پہلے مفت دوا دیتے ہیں اول آزمائیے پھر منگوائیے۔ بھلا اس میں بھی دہوکا ہے

معجون طلسمی } قوائے تناسل کی وجہ سے ان دنوں مختلف بیماریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہو رہی ہے اس مرض کیلئے یہ معجون تیار کی ہے جسکے چند روزہ استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل فوراً رفع ہوتے ہیں اور ہر قسم کی شکایت کیلئے انشاء اللہ مفید ہے اول نمونہ مفت منگائیے پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمائیے قیمت فی بکس عہ

طلائی طلسمی پیرانہ سالی اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی تک نوبت پہونچتی ہے۔ ہمارے اس طلاء سے فایدہ اٹھائیں انشاء اللہ وہ اس کو مفید پائیں گے

سرمہ سلیمانی } آنکھوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا۔ اور قوت بصارت بڑھانیوالا قیمت فی تولہ عہ

سنون دندان } دانتوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا قیمت فی بکس ۴ھ ر

حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ لیپ گڈہ ضلع دہلی

مندرجہ ذیل میں سے جو مناسب سمجھیں صرف ایک کارڈ لکھکر

مفت

منگوا کر واقفیت حاصل کریں آپ ان کو دیکھکر خوش ہوں گے۔

رسالہ امرت جسکے اندر دنیا کی نئی ایجاد تقریباً کل امراض کا ایک ہی علاج مشہور معروف اور عجیب دوائی

"امرت دھارا"

جو سرکاری رجسٹرڈ ہے مفصل بیان ہے آپ کے دیکھنے کے قابل ہے کس طرح ایک ہی دوائی اتنے فایدہ کر سکتی ہے دہوکہ سے بچو۔ امرت دہارا کا نسخہ سوائے پنڈت جی کے کوئی نہیں جانتا۔

رسالہ امراض مخصوصہ مردمان } مردوں کی خفیہ امراض کے اسباب علامات اور اس کا علاج آجکل کی حالت کا مکمل فوٹو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے گمشدہ طاقت کے مایوس مریض اس کو پڑھ کر کہا کرتے ہیں کاش کہ ہم اس کو اول دیکھتے۔ یہ چالیس صفحہ کا رسالہ بھی مفت ہے۔

فہرست ادویات دیش اپکارک امرت دھارا اوشدھالیہ یہ فہرست ادویات کے نام اور ان کے صرف ضروری مختصر اوصاف تبلاتی ہے۔ اس کے اندر طبی کتب مصنفہ شریمان کوی راج پنڈت ٹھاکر دت شرما دید موجد امرت دہارا وایڈیٹر اردو ہندی دیش اپکارک کی فہرست بھی موجود ہے

طبی اخبار دیش اپکارک اردو میں ہفتہ وار اور ہندی میں پندرہ روزہ ہے ہندوستان بھر میں کوئی طبی اخبار سوائے اس کے نہیں ہے۔ جس کو ذرا بھی حکمت کا خیال ہے یا حکمت کے ضروری اصول جاننے کی خواہش ہے وہ دیکھتے ہی اس کے خریدار بن جاتے ہیں نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ تین روپیہ ششماہی عہ سہ ماہی ۱۲ر ہندی کی سالانہ قیمت عہ **نوٹ** ایجنٹ بننے میں بڑا فایدہ ہے ہمارے لایق ایجنٹ بہت کماتے ہیں قواعد آسان ہیں

خط وکتابت اور تار کا پتہ اتنا کافی ہے دامرت دہارا لاہور (رجسٹرڈ) (۵)

کھجلانے سے آرام کرنا بہتر ہے؟

داد کا مرہم

اس کے لگانے سے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ ایک مرتبہ کے لگانے سے کھجلی دور ہو جاتی ہے دو تین مراتب کے لگانے سے ایک دم اچھا ہو جاتا ہے جب دوا سے فایدہ نہ ہو تو اس کی آزمائش کیجئے

دیکھیے مہاراجہ صاحب کیا لکھتے ہیں:۔

مہاراجہ کمار شرمان بکر دلشور سنگھ ضلع بھاگلپور سے لکھتے ہیں:۔

کہ یہ دوسرا اتفاق ہے۔ کہ آپ کے داد کے مرہم نے جادو کا اثر کیا۔ جس سے میں نے ہر وقت کی پریشانی سے نجات پائی آپ کا تہ دل سے مشکور ہوں۔

قیمت فی ڈبیہ ۴ر محصول ڈاک ۲ ڈبیہ تک ۵ر ۱۲ ڈبیہ ۶ر

ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت

نمبر ۵ و ۶ اسٹریٹ کلکتہ

بچوں کی تندرستی

والدین کے لئے ہمیشہ گھر سے تعلق خاطر موجب ہوتا ہے۔ بچہ اگر تندرست نہ ہو اور بھوک تھک گئی ہو تو اس کو فوراً اسکاٹس ایملشن دینا چاہیئے اس کے دودھ میں چند قطرے ملا کر دینے سے بچہ میں بڑا فرق ہو جاتا ہے جو تندرستی کی یقینی علامت ہے۔ استعمال کے چند روز بعد نتیجہ معلوم ہو جاتا ہے۔ ذائقے سے چھوا نہیں جاتا۔

اسکاٹ اینڈ بون لمیٹڈ مینوفیچرنگ کیمسٹس

لنڈن لنڈن لنڈن

[illegible] کس طرح حاصل کرنا

[illegible]

[illegible]

قیمت [illegible] روپیہ فی ڈبیا۔